مولانا محمد زاہد بن عبدالخالق الندوی
استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا

ذرائع ابلاغ کے فکر اسلامی پر ہلاکت خیز حملے اور اس کے تباہ کن اثرات

اسلام و مسلم دشمن طاقتیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کو فہرست میں نہیں لایا جاسکتا ہے، منجملہ ان کے کفار و مشرکین یہود و نصاری سامراج کمیونسٹ اور منافقین سرورق و سرفہرست ہیں، یہ سب باطل پرست و فرقہ پرست قومیں، اور طاقتیں اسلام و مسلم دشمنی میں روزِ اول ہی سے پیش پیش ہیں، اور وہ تو رہے گی اس لئے روز افزوں طرح طرح سے اور مختلف گوشوں اور پہلوؤں اور اسالیب سے قولاً بھی اور فعلاً بھی، ظاہراً بھی اور باطناً بھی، ذہناً بھی، اور فکراً بھی اپنی اسلام و مسلم دشمنی کا اظہار کر رہے ہیں، اور کرتے رہیں گے، یہ ایک ان کا معاندانہ انتقامانہ جذبہ ہے، اس میں کوئی دقیقہ اور کسر انہوں نے اُٹھا نہیں رکھی، ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا، جسموں اور جانوں کو تھکا دیا، پانی کی طرح اپنی کروڑہا کی دولت بے دریغ خرچ کر ڈالی، اور برابر اپنی اس مہم میں مصروف بکار ہیں، کوئی ایک چیز نہیں جس کے ذریعہ وہ مذہب اسلام کی جبین روشن اور تابناک پیشانی کو داغ دار بنانے کی کوشش کر رہے ہوں، ان گنت و بے شمار آلات اور وسائل اسباب اور ذرائع کو وہ اپنے ان مقاصد خبیثہ اور اپنی نوایلہ امہ کی کامیابی کیلئے استعمال کر رہے ہیں، کہ کسی نہ کسی طرح وہ مسلم نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے اچھے بھلے افکار و خیالات احساسات و جذبات کو اور ان کے ذہن و دماغ کو منتشر اور پراگندہ بنا کر انہیں راہ راست سے دین و ایمان سے عفت و پاکدامنی سے عمدہ اخلاق اور بہترین کردار سے دست بردار کریں کہ وہ اپنے دین و ایمان کی عظیم پونجی اور سرمایہ سے ہی ہاتھ دھو بیٹھیں۔ بری فیشنوں والوں کا ان ہی بھیانک عزائم اور ناپاک ارادوں میں کامیابیوں کے حصول کیلئے، انہوں نے ٹی وی (TV) ٹیلی ویژن، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال کیا، اور فیشن Fashion و تہذیب اور ماڈرن کلچر Modern Calture کے نام پر ایسی ایسی بیہودہ فلمیں بنائیں اور ایجاد کی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر اور سن کر شرافت آنکھیں بند کر لیتی ہیں، اور ایسی ایسی برہنہ و ننگی سریلیں منظر عام پر لائیں کہ جو انسانیت سوز ہی نہیں بلکہ شرم و حیاء کی قاتل ہیں، اور کلی طور پر اس کا خاتمہ کر دیتی ہیں، ان دشمنان انسانیت نے ان جیسی تباہ کن اشیاء کا ایک طویل سلسلہ بہ تسلسل جاری و ساری کیا، جن کے بھیانک نتائج اور برے اثرات انسانی ذہن و دماغ پر اس طرح اثر انداز ہوئے کہ ناقابل بیان، معاملہ کی خطرناکی اس حد تک کو پہونچی کہ العیاذ باللہ باپ بیٹی کے درمیان، ماں بیٹے کے درمیان، بھائی بہن کے درمیان اور دیگر محارم کے درمیان رب کائنات نے عفت و پاکدامنی کا جو حسین ترین اور نازک ترین رشتہ قائم فرمایا ہے، اور ان کے مابین جو پردۂ عفت کو حائل فرمایا ہے، اسے بھی یہ چیزیں

بالائے طاق رکھنے پر انسان کو مجبور کرتی ہیں۔

آئے دن اخباروں کی ''جلی سرخیاں'' اور ''ہیڈنگیز'' Headings یہی دلوں کو ہلانے دینے والی اور جگر و گردے کو پانی پانی کر دینے والی خبریں ہوتی ہیں، آپس کی آپس میں محارم کی عصمت دریوں کا یہ سلسلہ یہاں تک پہونچ چکا ہے کہ ایک حیوان نما آدمی نے اپنی جنسی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اپنی حقیقی ونسبی بیٹی کو آلۂ کار بنالیا ہے۔ دوسرے درندہ نما شخص نے اپنی خواہش نفسانی کی تکمیل کے لئے اپنی سگی ہمشیرہ وبہن کو بروئے کار لایا ہے، ایک نوجوان بیٹا تو اپنی حقیقی ماں والدہ کے ساتھ زنا وفحش کاری کر بیٹھا۔

یہ سب جرائم ایسے ہیں جو قلب انسانی کو خون وخون کر دیتے ہیں، اور آنکھوں کو روتا کر دیتے ہیں، ایسے ہی مواقع کی خطرناکی اور افسوس ناکی کو بیان کرتے ہوئے عربی کا ایک شاعر کہتا ہے:

لمثل هذا يذوب القلب من كمد إن كان في القلب إسلام و إيمان

ان ہی جیسی اندوہناک چیزوں کو دیکھ کر دل پانی پانی ہو جاتا ہے، اور برف کی مانند پگھلنے لگتا ہے، غم واندوہ کی وجہ سے، بشرطیکہ دل میں اسلام وایمان ہو، انسان دین ومذہب کی پیش کردہ تعلیمات کا محافظ وپاسبان ہو، مقرر کردہ حدود الہیہ شرعیہ سے تجاوز نہ کرتا ہو۔

افسوس صد افسوس کتنی ہی ہزار ہا ہزار ہا قیمتی ساعتیں اور انمول وبیش بہا گھڑیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جنہیں بہت سے ٹائم پاس کرنے والے اور وقت گزاری کرنے والے ان بے ہودہ فلموں اور فحش سریلوں میں بتا دیتے ہیں، جبکہ انسانی زندگی کا ہر نفس ہر سانس ایسا با قیمت ہے کہ جس کا بدل ہی نہیں ہے، عالم کی ہر شئی کا کوئی نہ کوئی بدل ہے، بدل اگر نہیں ہے تو وقت، گھڑی، گھنٹہ اور ٹائم کا نہیں ہے، کیا وہ ان فحش کاریوں اور آوارگیوں میں اس بناء پر وقت گزارتے ہیں کہ یہ ان کی تربیت کر دیگی، اور ان کو زیور اخلاق سے آراستہ وپیراستہ کر دیگی، ان کو مؤدب وشائستہ بنا دیگی، اور انہیں ضائع ہونے سے بچا کر کام کا بنا دیگی، زندگی کا سلیقہ سکھا دیگی، ہرگز ایسا ممکن نہیں کیونکہ دشمنان اسلام کفار یہود ونصاریٰ کمیونسٹ، سامراج سیکولر اور منافقین جان توڑ انتھک کوششیں کر رہے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ملکوں اور لوگوں کو بالکل ہی تباہ کر دیا جائے اور اخلاقی قدروں کو یک لخت صفحۂ ہستی سے ہی مٹا دیا جائے کہ ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔

ع نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

ان دشمنان دین وشرع نے زنا اور لواطت اور دیگر بے حیائیوں کا جال اس طرح پھیلا دیا ہے کہ پورے انسانی معاشرہ سماج سوسائٹی کو گھن کے کیڑوں کی طرح کھوکھلا اور بالکل ہی تباہ کر دیا ہے، ایک دشمن اسلام کہتا ہے: کہ جام شراب کا دور اور رقص سرور اور ناچ گانوں کی محفلیں یہ دونوں چیزیں امت محمدیہ کو بری طرح تباہ کرنے میں، وہ کردار اور رول ادا کرتی ہیں کہ ہزار ہا ہزار توپیں، اور خطرناک سے خطرناک ٹینک اور مشین گن ایسی عام تباہی نہیں دے

سکتے ، ان دشمنان خدا اور سول کی تو بس یہی خواہش ہے کہ ایک ایسی نئی نسل اور نئی ٹیم تیار ہو جائے کہ جن کو فواحش منکرات بے حیائیوں ، بے ہودگیوں اور آوارگیوں اور برے اخلاق و عادات کے علاوہ کوئی فکر ہی دامن گیر نہ ہو، وہ اپنی نشت و برخاست رفتار و گفتار خور و نوش ، بود باش ، رہن سہن اور ہر ہر چیز میں ہر وقت اور ہر گھڑی صرف اور صرف اسی سوچ و بیچار میں رہیں کہ انہیں اپنے مقاصد خبیثہ اور نا جائز جنسیات و خواہشات میں کیسے اور کس طرح کامیابی ملے اور وہ نام نہاد بد تہذیبی بد اخلاقی کو عمدہ تہذیب اور ماڈرن کلچر کے نام سے کس طرح آگے کو بڑھائیں اور اسے ترقی دیں، اور ان مکاروں کے نزدیک تو اسی درندگی بہیمت اور حیوانیت کا نام ترقی یافتہ تہذیب یعنی ماڈرن کلچر ہے۔

یہ ایک ایسا مضحکہ ہے کہ جانور بھی اس پر بے ساختہ ہنس پڑتے ہیں، اور شرم سے پانی پانی ہو جاتے ہیں، لیکن ان کمینوں کو شرم نہیں آتی ، بیشک عزت و آبرو اور دین و شرع کی غیور و غیرت آنکھیں بے پنارہ روتی اور آنسوں بہاتی ہیں، وہ کیسے اور کیوں کر نہ روئیں اور آنسوں نہ بہائیں ؟ ایسی ایسی فلمیں اور سریلیں سامنے آتی جارہی ہیں جو صحیح اسلامی عقیدہ اور اسلامی اخلاق اور قدروں اور اچھے عادات و اطوار سے محاربہ کر رہی ہیں، ان سے لڑائیاں لڑ رہی ہیں، ان کا خاتمہ کر دینے میں نہایت ہی اہم رول ادا کر رہی ہیں۔

نیز ایسی فلمیں اور سریلیں پیش کی جارہی ہیں جن میں دین و شرع کے ساتھ استہزاء اور ٹھٹھا کیا جارہا ہے، اس کی تحقیر و توہین کی جارہی ہے، محرمات دین اور شعائر اسلام کی ہنسی اڑائی جارہی ہے، حالانکہ ہم اہل ایمان بخوبی جانتے ہیں کہ استہزاء بالدین یعنی احکام دین و شعائر اللہ کی ہنسی اڑانا اور ان کا ٹھٹھا کرنا کفر ہے اور کھلا ہوا ارتداد ہے، **العیاذ باللہ الف مرۃ العیاذ باللہ لاحول و لا قوۃ الا باللہ** . اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

و لئن سالتھم لیقولن إنما کنا نخوض و نلعب قل أباللہ و رسولہ کنتم تستھزئون، لا تعتذرو قد کفر تم بعد ایمانکم (التوبۃ ٦٦)

(ترجمہ) اگر آپ ان لوگوں سے دریافت فرمائیں، پوچھیں، تو وہ ضرور بالضرور وہ یہی جواب دیں گے کہ ہم تو بس لگ جانے والوں کے ساتھ لگا کرتے ہیں، اور لہو و لعب کیا کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ کیا اللہ پاک اور اس کے رسول ساتھ تم ٹھٹھا کرتے تھے، تم عذر و معذرت مت کرو، تم اپنے ایمان لے آنے کے بعد کافر ہو گئے ہو۔

سوچو! تو صحیح کہ اس سے بڑا مکر و فریب اور دھوکہ دہی اور کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

بہت سے فلموں اور سریلوں میں صلحاء کو اللہ کے نیک بندوں اولیاء اللہ کو محض ان کے صلاح و تقویٰ اور بزرگی ، نیکوکاری، اخلاص و للٰہیت اور تقرب الٰہی کی بنا پر ، کارٹون بنا کر پیش کیا گیا ہے، اور یہ ایک بھی کھلا ہوا واضح کفر و ارتداد ہے، بشرطیکہ کارٹون ساز و فلمی اداکاروں پر دلیل و حجت قائم ہو جائے۔

بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ آج کل بڑی تعداد فلمی اداکاروں کی مسلم مرد و زن ہے جو اس خلاف دین و شرع

ذریعۂ کسب معاش کو اپنائے ہوئے ہیں، مزید برآں تماشہ یہ کہ یہ شئی ان کے لئے قابلِ صد فخر و افتخار ہے، وہ اپنی اس محرومیٔ قسمت پر اتنے فرحاں وشاداں و نازاں ہیں کہ کوئی نیک بخت اور خوش بخت بھی اپنی خوش بختی پر شاید و باید اتنا نازاں ہوں، جس طرف کو دیکھئے اس طرف بس یہی کل حزب بما لدیھم فرحون کا منظر نظر نواز ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ ایسے ہی بدبختوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ''ان الذین اجرموا کانوا من الذین امنوا یضحکون ۰ و إذا مروا بھم یتغامزون '' بیشک وہ جنھوں نے جرم کیا ہے (یعنی کفر و شرک کیا ہے) ایمان والوں سے ہنسی کرتے ہیں، (یعنی ان کو گھٹیا اور حقیر سمجھتے ہیں) اور جب یہ مومنین ان کے پاس گزرتے ہیں، تو ان کی طرف آنکھوں سے اشارے کرتے ہیں (انہیں اپنی طعن وطنز کا تسلسل کا ہدف ونشانہ بناتے ہیں)۔

قرآن مجید میں جس (لہوالحدیث) کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد بیہودہ باتیں، باجے، گانے، دین وایمان سے دور کردینے والی چیزیں، آج کل چینلوں پر جو ناچ گانے باجے بانسریوں کا چلن بالکل عام ہے، بس یہی ''لہوالحدیث'' ہیں، ان ہی گانوں کے متعلق تو ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیرعلم و یتخذھا ھزوا أولئک لھم عذاب مھین'' ۰ (لقمان)

ترجمہ: لوگوں میں بعضا وہ ہے جو بے ہودہ باتوں یعنی گانوں کا خریدار بنتا ہے، تاکہ ان کے ذریعہ اوروں کو راہ خدا سے دین وایمان سے بغیر کسی دلیل کے گمراہ کردے، اور آیات خداوندی وآحکام الٰہی کو ہنسی بنالے، ان ہی لوگوں کے لئے رسواکن عذاب ہوگا۔

حضرت ابن مسعودؓ نے تین مرتبہ قسم کھا کر فرمایا ''لہوالحدیث'' سے مراد غناء یعنی گانا ہے، نیز حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء العُشب، گانا انسان کے دل میں نفاق کو اگاتا ہے، یعنی پیدا کرتا ہے، بالکل اسی طرح کہ جس طرح پانی گھاس سبزہ اور ہریالی کو اُگاتا ہے۔

حضرت امام مالکؒ سے گانے سے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: إنما یفعله عندنا الفساق، کہ ہمارے یہاں تو گانے والا کام بس فاسق وفاجر، بدکار و بددین ہی کرتے ہیں۔ امام ابن القیم فرماتے ہیں:

حبّ القرآن الکریم و حب الحان الغناء و فی قلب عبد لیس یجتمعان. یعنی قرآن کریم کی محبت اور گانے کی طمطراقیوں کی محبت کسی بندۂ خدا کے دل میں یہ دونوں متضاد چیزیں یکجا نہیں ہوسکتیں، این القرآن و حبّه و این الحان الغناء و حبّها، کجا حب قرآن کریم، و کجا حب اُلحان غناء۔

فلمی دنیا کے روشن وتابناک ستارے ''ان کے بدنما و بھیانک لایعنی و بے سود گانے''

ان گانگوں کی ایذاء رسانیوں کا سلسلہ طویل ہو چکا ہے، یہاں تک کہ ان میں سے بعض (عاملہ اللہ بما یستحق)

اللہ پاک انہیں غارت کرے، انہیں وہ برے دن دکھائے جن کے مستحق ہیں، ایسے برے گانے گاتے ہیں کہ جن کی اندر دین وشرع کے ساتھ استہزاء و تمسخر ہوتا ہے، کفریہ کلمات ہوتے ہیں، اور بعض دوسرے گائک ایسے اشعار پڑھتے ہیں اور گانا گاتے ہیں کہ ان میں عورتوں کو بے حیائی، بے پردگی اور نقاب کشی کا حکم دیتے ہیں، یہ بد باطن جہاں ایک طرف مؤمن مردوں کے دین ایمان کے رہزن اور ڈاکو ہیں، تو دوسری طرف مسلم خواتین ماؤں، بہنوں کی عفت و پاکدامنی، عزت وآبرو کے لٹیرے ہیں، (قاتله الله و أخرس لسانه) اللہ پاک غارت فرمائیں اور ان کی زبانوں کی قوت گوئی کو سلب فرما کر ان کو ہمیشہ کے لئے بے زبان گونگا بنادے (آمین ثم آمین) ان کی بولتی بند فرمادیں۔

ان فضائی وہوائی لائنوں اور اسٹیشنوں پر تسلط عام اور غلبہ وقبضہ منافقین اور سامراجوں کا ہی ہے، یعنی آج پوری دنیا کی میڈیا اور چاینلوں پر یہی لوگ قابض ہیں، اعاذنا الله منهم و نجنا من القوم الفاسقين، اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی بیٹھکیں کانفرسیں ان ہی ناکارے، ونامراد گرے پڑے نااہل گائکوں اور فلمی اداکاروں کے اعزاز واکرام میں بلائی جاتی اور منعقد کی جاتی ہیں، یہی صفر بجٹ لوگ ہائی فائی مندوبین اور نمائندوں کی حیثیت سے مدعو کئے جاتے ہیں، مزید برآں کسی کام کے نہیں بالکل نومصرف ایسا لگتا ہے کہ قرآن مجید نے ان ہی کی منظرکشی کرتے ہوئے کہا ہے: "كأنهم حمر مستنفرة فرت من قسورة" ان کانفرنسوں کو منعقد کرنے والے فخر سے یہ کہتے ہیں: آج تو ہمیں ان فلمی ہیروں گائکوں اور اداکاروں کے ساتھ شرف نیاز حاصل ہوا ہے۔ آج اپنی قسمت پر جتنا ناز کریں وہ کم ہی کم ہے، ان سے بڑا قسمت کا مارا اور عقل کا اندھا اور کورمغز کون ہوسکتا ہے؟

مزید برآں یہ لوگ ان سے یہ پوچھتے ہیں کہ آخر تم نے اس معیار بلند اور بلند مقام ومرتبہ کو کیسے پالیا؟ بس یہی ہے ان کے فکروفن کی رسائی، اور مستوی ومعیار کی رفعت وبلندی، اور کمال درجہ کی ترقی وخود پسندی۔ انا لله و انا اليه راجعون!

وہ تو ان ہی بے ہودگیوں، آوارگیوں، اور کمینگیوں کو عام کرنے میں اپنے آپ کو لگائے ہوئے ہیں، یہ تو بدکردار لوگ ہیں، جو حریت وآزادی اور جدت پسندی اور روشن خیالی کے نام پر معاشرہ اور سماج میں فحش کاریوں اور برائیوں کو عام کرنے کی مساعی بد اور ناپسندیدہ کوششیں کررہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی روشن خیالی رکھنے والے کی متعلق فرمایا ہے: ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة فى الذين آمنوا لهم عذاب أليم فى الدنيا و الآخرة و الله يعلم و أنتم لا تعلمون. (سورۃ النور: ۱۹۰۵)

(ترجمہ) بیشک یہ وہی لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں اس بات کو کہ برائی اور بے حیائی عام ہوجائے، ایمان والوں میں ان کیلئے دکھ دینے والا عذاب ہوگا دنیا وآخرت دونوں جہاں میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔

بیشک دشمنان اسلام صحیح اسلامی عقیدہ کی مضبوط ومستحکم بنیادوں کو کلی طور پر ڈھا کر مسمار کرنے کی خواہاں ہیں،

اللہ پاک کا ارشاد ہے: **یریدون أن یطفؤا نور اللہ بأفواھھم و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون.** یہ کافرین ومشرکین نور خداوندی کو اپنے منہوں سے بجھا دینا اور گل کر دینا چاہتے ہیں، حالاں کہ اللہ اپنے نور کو پورا فرما کر رہے گا، بھلے ہی کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔ ع پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

دشمنان اسلام چاہتے ہیں کہ مسلم نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بالکل معطل و ناکارہ ہو کر بیٹھ رہیں، اور اس بات کے خواہاں ہیں کہ یہ ناکارہ گائک اور نو مصرف فلمی ادا کار ہی ان کے لئے ایک قابل قدر نمونہ اور قابل اتباع قدوہ و آئیڈیل بنے رہیں، یہ ان ہی کے ہو کر رہ جائیں، ان ہی کی نقالی کو اپنے لیے باعث فخر سرمایہ سمجھتے رہیں۔ **فحسبنا اللہ و نعم الوکیل،** پس ایسے نا قابل بیان گفتہ بہ حالات میں اللہ پاک ہی ہم سب کے لئے کافی ہے، اور وہی بہترین کارساز ہیں۔

کیا تابناک اور روشن ستارے ایسے ناکارہ اور ناہنجار بدکار اور بدباطن بن سکتے ہیں، یا روشن و تابناک ستارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ یا صحابہ کے طریقوں کو اپنانے والے بن سکتے ہیں؟ جواب روز روشن کی طرح عیاں اور ظاہر ہے۔ عیاں راچہ بیاں!

دشمنانِ اسلام جو کچھ کر رہے ہیں یہ کوئی قابلِ تعجب بات نہیں ہے، کیوں کہ وہ تو نامور اور نام چیں دشمنانِ خدا اور سول ہیں، اگر چہ ان کے نام بدل جائیں کیوں کہ یہ قاعدہ مسلمات میں سے ہے کہ ناموں کا بدل دینا حقائق کو بدلا نہیں کرتا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ قابل تعجب امر تو یہ ہے کہ آپ بہت سے مسلمانوں کو دیکھیں گے کہ وہ رقص وسرور اور ناچ گانوں اور فحش فحش اخباروں کو اپنے گھروں میں داخل کر کے مکانوں اور مکینوں دونوں کی تباہ کاری و بربادی کا سامان خود اپنے ہاتھ کر رہے ہیں۔

کیا یہ لوگ حالت نزاع و جان کنی کے وقت کو اور عالم برزخ اور بعث بعد الموت (اس زندگی کے بعد دوسری زندگی ہوگی)، نیز قیامت کے دن کی ہولناکیوں اور خوفناکیوں کو بھول گئے؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان گرامی کو یاد نہیں رکھتے، جس میں آپ صلی اللہ وعلیہ وسلم نے فرمایا ہے: **ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیتہ یموت یوم یموت و ھو غاش لرعیتہ الا حرّم اللہ علیہ الجنۃ (معفق علیہ)**

ترجمہ: جس کسی بندہ کو اللہ تعالیٰ اپنی رعایا اور عوام کا والی اور حاکم بنا دے، پھر وہ وفات پائے، جس دن بھی وفات پائے، اس حال میں کہ وہ اپنے ماتحت رعایا کو دھوکہ دینے والا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کرے گا۔

یقیناً امت جب ذہنی، فکری پریشانیوں میں ڈالی جاتی ہے، اور اس کے عقیدے کو مٹا دیا جاتا ہے، تو اس کے دشمنوں پر اس سے لڑائی لڑنا اور اسے اپنا غلام بنا لینا نہایت سہل و آسان ہو جاتا ہے، امت سے جب ذہنی و فکری لڑائی لڑی جاتی ہیں، اور اس کے عقیدہ کو پامال کر دیا جاتا ہے، اور اس کے اخلاق حمیدہ کو ملیامیٹ کر دیا جاتا ہے، تو اس کے

دشمنوں کے لئے اس سے توپوں اور ٹینکوں کے ذریعہ لڑائی لڑنا بالکل ہی سہل ہو جاتا ہے، یعنی توپوں کے ذریعہ لڑائی تو آسان ہے، لیکن کسی امت کے اس کے عقیدہ صحیحہ پر باقی رہتے ہوئے، اس سے آنکھیں ملانا کوئی آسان کام نہیں ہے، لیکن اگر امت اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے اور تھامے رہتی ہے، اور خصومات و مقدمات کو ان دونوں کی روشنی میں حل کراتی ہیں، تو اللہ پاک اس کے رُعب کو اس کے دشمنوں کے قلوب اور دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

<u>چند پند ونصائح:</u> آخر میں مالکان چینلوں سے بھی اور ان لوگوں سے جو ان کے خریدار بنتے ہیں، اسی طرح اُن دوست واحباب سے بھی جو اس طرح کی تباہ کاری کو پھیلانے اور عام کرنے کیلئے اور ان کو اپنے گھروں میں داخل کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں، مؤدبانہ ہمدردانہ اپیل کی جاتی ہیں کہ اللہ پاک کے حضور حاضر ہو کر جب تک بھی توبہ ممکن ہے، باب توبہ کھلا ہے، صدق وخلوص نیت سے توبہ کرلیں اس وقت اور موڑ کے آنے سے پہلے پہلے کہ کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ: **رب ارجعون لعلي أعمل صالحاً فيما تركت** ، اے میرے پروردگار آپ مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دیجئے کہ نیک اور اچھے کام کر آؤں۔ شاعر کہتا ہے ؎ صدا دورِ دوراں دکھاتا نہیں گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

ایک قطعۂ عربیہ مع ترجمہ پیش خدمت ہے۔

و الموت يأتي بغتة و أكثر من يموت هم الشباب، و ليس للموت سن معين، و لا مرض معين فعلىٰ العاقل ان يستعد للموت و ما بعده موت اچانک آدھمکتی ہے، اور حملہ آور ہوتی ہے، اور مرنے والوں میں موت کے گھاٹ اترنے والوں کی زیادہ تعداد، نوجوانوں ہی کی ہوتی ہے، موت کے لئے نہ کوئی عمر متعین ہے، اور نہ کوئی معین بیماری ہے، موت سے زیادہ یقینی کوئی اور شئ نہیں، پس عقلمند و دانشمند کے لیے ضروری ہے کہ موت کیلئے اور موت کے بعد آنے والی زندگی کے لیے ہمہ وقت تیار و مستعد رہے، پل جھپکنے کی بقدر بھی غفلت نہ برتے۔

؎ ہو رہی ہے عمر مثل برف کم رفتہ رفتہ چپکے چپکے دم بدم

و قديما قال قائل: عہد قدیم میں کسی کہنے والے نے بڑے پتے کی بات کہی:

لا تنظروا إلىٰ من هلك و لكن انظروا إلى من نجا كيف نجا، إنك سوف تموت وحدك و تحاسب وحدك فاعِدّ للسؤال جواباً و للجواب صوابا تم ہلاک ہونے والے کی طرف مت دیکھو کہ وہ کیسے اور کیوں کر ہلاک ہوا، بلکہ تم نجات پانے والے کی طرف دیکھو وہ کیسے اور کیوں کر نجات پا گیا۔ یقیناً تو تنہا اور اکیلا ہی مرے گا فوت ہوگا، اور تو تنہا اور اکیلا ہی زندہ کیا جائے گا، زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور تجھ تنہا اور اکیلے ہی کا محاسبہ ومواخذہ ہوگا، پس تو سوال کیلئے جواب تیار کر اور جواب کے لئے صواب یعنی درستی کو تیار کرلے، عربی شاعر کہتا ہے:

و اعلم بأنک میت و محاسب یامن علیٰ سخط الجلیل أقاما

تو یقین کرلے کہ تو فوت ہونے والا ہے اور تیرا حساب لیا جائے گا۔ ہائے افسوس! اس شخص پر کہ جو رب جلیل کی ناراضگی کو مول لے کر اسی پر جما رہا، اور غفلت کی زندگی گزارتا رہا۔۔۔ اور ایک شاعر کہتا ہے:

أتفرح بارتکابک للمعاصی و تنسیٰ یوم تؤخذ بالنواصی

کیا تو معاصی اور گناہوں کا مرتکب ہو کر خوش ہوتا رہتا ہے، اور تو اس دن کو فراموش کر بیٹھتا ہے کہ جس دن نواصی یعنی پیشانیوں کو پکڑ لیا جائے گا۔

اللھم طھر قلوبنا من النفاق و الکبر و الحسد و أعمالنا من الریاء و السمعة، و ألسنتنا من الکذب و النمیمة و الغیبة، و بطوننا من أکل الحرام، و أعیننا من الخیا نة، و بیوتنا من أجھزة الفساد، و أصلح اللھم أئمتنا وَ وُلَاةَ أمورِنا والحمد الله العالمین ٥ (آمین یا رب العلمین)

اے اللہ تو ہمارے دلوں کو نفاق، تکبر اور حسد سے پاک وصاف فرما، اور ہمارے اعمال کو ریاء و دکھلاوے اور شہرت سے دور رکھ، اور ہماری زبانوں کو جھوٹ چغلی اور غیبت سے محفوظ فرما، اور ہمارے پیٹوں کو، حرام کھانے سے بچا لے، اور ہماری آنکھوں کی خیانت (بدنظری) سے حفاظت فرما، اور ہمارے گھروں کی آلات فساد سے حفاظت فرما، اور اے اللہ تو ہمارے ائمہ اور پیشوا اور جن لوگوں کے ہاتھ زمام حکومت ہے، ان کی اصلاح فرمادے، اور ان کو راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین یارب العالمین!

شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب مدظلہ کے درسی افادات کا عظیم شاہکار

درو س مسلم فی تقریر مقدمة مسلم

ضبط وترتیب: مولانا فضل غفور حقانی ۔ مولانا محمد اسرار حقانی

جس میں مقدمۃ العلم، حجیت حدیث اور مجروح رواۃ پر تفصیلی اور کافی وشافی بحث اور عبارت کی دلنشین تشریح کی گئی ہے اس مجموعہ میں بعض علمی اشکالات کے محققانہ جوابات دئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ مجموعہ حدیث معنعن کی مکمل تفصیل اور دیگر کئی خصوصیات پر مشتمل ہے۔ انداز بیان عام فہم اور سادہ، اساتذہ اور طلباء کرام کیلئے نادر علمی تحفہ

ایک جلد میں منظر عام پر آچکی ہے۔ قیمت: 120/- روپے